مشاجراتِ صحابۂ کرام

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما　　نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

مشاجراتِ صحابۂ کرام

ماخوذ: فضائل صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردمومن، مردحق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

آن لائن پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

مجد دِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جنہوں نے مشاجرات ومنازعات کیے، ہم اہلسنت ان میں حق، مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی جانب مانتے ہیں اور اُن سب کو (مورد لغزش) بر غلط وخطا۔ اور حضرت علی اسدُ اللہ رضی اللہ عنہ کو ان سب سے اکمل واعلیٰ جانتے ہیں۔ چونکہ ان حضرات کے مناقب وفضائل میں احادیث مروی ہیں اس لیے ان کے حق میں زبانِ طعن وتشنیع نہیں کھولتے، اورانہیں انکے مراتب پر رکھتے ہیں جوان کے لیے شرع میں ثابت ہیں۔

ان میں کسی کو کسی پر ہوائے نفس سے فضیلت نہیں دیتے اور ان کے مشاجرات میں دخل اندازی کو حرام جانتے ہیں اور ان کے اختلاف کو امام ابو حنیفہ وامام شافعی رضی اللہ عنہما جیسا اختلاف سمجھتے ہیں۔ ہم اہلسنت کے نزدیک ان میں سے کسی صحابی پر بھی طعن جائز نہیں چہ جائیکہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہِ رفیع میں طعن کریں۔ خدا کی قسم! یہ اللہ اور رسول ﷺ کی جناب میں گستاخی ہے۔

(اعتقاد الاحباب: ۶۳)

محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہلسنت وجماعت سب صحابہ کرام کو نیک ومتقی جانتے ہیں اور انکے باہمی اختلافات کی تفاصیل پر نظر کرنا حرام سمجھتے ہیں کیونکہ اس طرح شیطان ان متقی بندوں کے متعلق بدگمان کر کے گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ چنانچہ آپ رقمطراز ہیں:

''جو فعل کسی (صحابی) کا اگر ایسا منقول بھی ہوا جو نظرِ قاصر (ونگاہِ کوتاہ بیں) میں اُن کی شان سے قدرے گرا ہوا ٹھہرے (اور کسی کوتاہ نظر کو اس میں حرف زنی کی گنجائش ملے،

تو اہلسنت) اسے محملِ حسن پر اتارتے ہیں (اور اسے ان کے خلوصِ قلب وحسنِ نیت پر محمول کرتے ہیں) اور اللہ کا سچا قول رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ سن کر آئینۂ دل میں زنگِ تفتیش کو جگہ نہیں دیتے (اور تحقیقِ احوال واقعی کے نام کا میل کچیل، دل کے آبگینہ پر چڑھنے نہیں دیتے)، رسول اللہ ﷺ حکم فرما چکے: اِذَا ذُکِرَ اَصۡحَابِیۡ فَاَمۡسِکُوۡا۔ ''جب میرے اصحاب کا ذکر آئے تو باز رہو'' (سوءِ عقیدت اور بدگمانی کو قریب نہ پھٹکنے دو، تحقیقِ حال وتفتیشِ مآل میں نہ پڑو)۔

اپنے آقا ﷺ کا فرمانِ عالی شان اور یہ سخت وعیدیں، ہولناک تہدیدیں (ڈراوے اور دھمکیاں) سن کر زبان بند کرلی اور دل کو سب کی طرف سے صاف کرلیا۔ اور جان لیا کہ ان کے رُتبے ہماری عقل سے وراء ہیں پھر ہم ان کے معاملات میں کیا دخل دیں۔

ان میں جو مشاجرات (صورۃً نزاعات واختلافات) واقع ہوئے، ہم ان کا فیصلہ کرنے والے کون؟ کہ ایک کی طرف داری میں دوسرے کو برا کہنے لگیں، یا ان نزاعوں میں ایک فریق کو دنیا طلب ٹھہرائیں بلکہ بالیقیں جانتے ہیں کہ وہ سب مصالح دین کے خواستگار تھے۔

(اسلام ومسلمین کی سربلندی ان کا نصب العین تھی پھر وہ مجتہد بھی تھے تو) جس کے اجتہاد میں جو بات دینِ الٰہی وشرع رسالت پناہی جل جلالہ و ﷺ کے لیے اصلح وانسب (زیادہ مصلحت آمیز اور احوال مسلمین سے مناسب تر) معلوم ہوئی، اختیار کی۔ گو اجتہاد میں خطا ہوئی اور ٹھیک بات ذہن میں نہ آئی لیکن وہ سب حق پر ہیں (اور سب واجب الاحترام)۔

ان کا حال بعینہٖ ایسا ہے جیسا فروعِ مذہب میں (خود علمائے اہلسنت بلکہ ان کے مجتہدین مثلاً امام اعظم) ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ و (امام) شافعی رضی اللہ عنہ (وغیرہما) کے اختلافات، نہ ہرگز ان منازعات کے سبب ایک دوسرے کو گمراہ فاسق جاننا نہ ان کا دشمن ہو جانا۔

(جس کی تائید مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے کہ اخوا اننا بغوا علینا۔ یہ سب ہمارے مسلمان بھائی ہیں جو ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کوتو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم ﷺ کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ خدا اور سول ﷺ کی بارگاہ میں معظم ومعزز اور آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے ہیں، اصحابی کالنجوم)

اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کے ارشادات سے (اس پاک فرقہ اہلسنت وجماعت نے اپنا عقیدہ اور) اتنا یقین کرلیا کہ سب (صحابہ کرام) اچھے اور عادل وثقہ، تقی، نقی ابرار (خاصانِ پروردگار) ہیں، اوران (مشاجرات ونزاعات کی) تفاصیل پر نظر، گمراہ کرنے والی ہے۔

(اعتقادُالاحباب:۳۸-۴۰)

رب تعالیٰ نے فرمایا، وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی۔ ''ان سب (صحابہ) سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا''۔ کہ اپنے اپنے مرتبے کے لحاظ سے اجر ملے گا سب ہی کو، محروم کوئی نہ رہے گا۔ اور جن سے بھلائی کا وعدہ کیا، ان کے حق میں فرماتا ہے:

اُولٰئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْن ''وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں''۔

لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَھَا ''وہ جہنم کی بھنک تک نہ سنیں گے''۔

وَھُمْ فِیْ مَا اشْتَھَتْ اَنْفُسُھُمْ خٰلِدُوْنَ۔ ''وہ ہمیشہ اپنی من مانتی جی بھاتی مرادوں میں رہیں گے''۔

لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ۔ ''قیامت کی سب سے بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی''۔

تَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ۔ ''فرشتے ان کا استقبال کریں گے''۔

ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ یہ کہتے ہوئے کہ ''یہ ہے تمہارا وہ دن جس

کا تم سے وعدہ تھا''۔

(سورۃ الانبیاء)

رسولُ اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے تو جو کسی صحابی پر طعن کرے وہ اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔ اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایاتِ کاذبہ ہیں، ارشادِ الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہلِ اسلام کا کام نہیں۔

(اعتقادالاحباب:۴۳)

صحابہ کرام انبیاء نہ تھے، فرشتے نہ تھے کہ معصوم ہوں، ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کے خلاف ہے۔

اللہ عزوجل نے سورۃ الحدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں، مومنین قبل فتحِ مکہ اور بعد فتحِ مکہ۔ اور اِن کو اُن پر فضیلت دی اور فرمادیا:

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ''سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا''۔

ساتھ ہی ارشاد فرمادیا، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ''اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کروگے''۔

(الحدید:۱۰)

تو جب اس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب وکرامت وثواب کا وعدہ فرماچکے تو کسی دوسرے کو کیا حق رہا کہ وہ ان کی کسی بات پر طعن کرے۔ کیا طعن کرنے والا اللہ تعالیٰ سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے؟

(بہارشریعت حصہ ۱:۷۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کے باہمی قتال پر جو دکھ اور صدمہ ہوا، اسکا اندازہ اس روایت سے کیجیے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگِ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

فرمایا، کاش میں اس واقعہ سے بیس سال پہلے مرجاتا۔

(ازالۃ الخفاء ج ۴:۶، ۵۳۶، حاکم)

باوجود اختلاف ونزاع کے باہم محبت کا یہ حال تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اہلِ جَمَل کے متعلق پوچھا گیا، کیا یہ لوگ مشرک ہیں؟ آپ نے فرمایا، نہیں! یہ لوگ شرک سے دور بھاگتے ہیں۔ پھر پوچھا گیا، کیا یہ منافقین ہیں؟ فرمایا، نہیں! منافقین تو اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت قلیل کرتے ہیں۔ پوچھا گیا، پھر یہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا:

یہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں، جو ہمارے خلاف کھڑے ہوئے۔ مگر مجھے امید ہے کہ ہم اُن لوگوں کی مثل ہوجائیں گے جن کے متعلق رب تعالیٰ کا ارشاد ہے،:

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ۔

(الاعراف ۴۳)

''اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے، (جنت میں) اُن کے نیچے نہریں بہیں گی۔ اور کہیں گے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی''۔

(کنزالایمان از امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے امید ہے کہ میں، عثمان، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اُن میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسیر خازن، تفسیر مظہری، ازالۃ الخفاء ج ۴:۵۲۲)

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ یہی روایت نقل کرکے فرماتے ہیں، حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کے بعد بھی، ان (صحابہ کرام) پر الزام دینا عقل وخرد سے جنگ ہے، مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے جنگ ہے اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ ہے۔ العیاذ باللہ

جب کہ تاریخ کے اوراق شاہدِ عادل ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جونہی اپنی غلطی کا احساس ہوا، انہوں نے فوراً جنگ سے کنارہ کشی کر لی۔

اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی روایات میں آتا ہے کہ انہوں نے اپنے ایک مددگار کے ذریعے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی تھی۔

اور تاریخ سے ان واقعات کو کون چھپا سکتا ہے کہ جنگِ جمل ختم ہونے کے بعد مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے برادرِ معظم محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ جائیں اور دیکھیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خدانخواستہ کوئی زخم وغیرہ تو نہیں پہنچا۔ بلکہ بعجلت تمام خود بھی تشریف لے گئے اور پوچھا، آپ کا مزاج کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، الحمدللہ! اچھی ہوں۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، اور تمہاری بھی۔

پھر مقتولین کی تجہیز وتکفین سے فارغ ہو کر، حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی واپسی کا انتظام کیا اور پورے اعزاز واکرام کے ساتھ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں چالیس معزز عورتوں کے جھرمٹ میں ان کو حجاز کی جانب رخصت کیا، خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دور تک مشایعت کی، ہمراہ رہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ میلوں تک ساتھ گئے۔ چلتے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجمع میں اقرار فرمایا کہ، ''مجھ کو علی سے نہ کسی قسم کی کدورت پہلے تھی اور نہ اب ہے۔ ہاں ساس داماد میں کبھی کبھی جو بات ہو جایا کرتی ہے اس سے مجھے انکار نہیں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا، ''لوگو! عائشہ سچ کہہ رہی ہیں۔ خدا کی قسم! مجھ میں اور ان میں، اس سے زیادہ اختلاف نہیں ہے۔ بہر حال خواہ کچھ ہو، یہ دنیا و

آخرت میں تمہارے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں''۔

اللہ اللہ! ان یارانِ پیکرِ صدق وصفا میں باہمی یہ رِفق ومؤدت اورعزت واکرام، اورایک دوسرے کے ساتھ تعظیم واحترام کا یہ معاملہ۔اوران عقل سے بیگانوں اور نادان دوستوں کی حمایتِ علی رضی اللہ عنہ کا یہ عالم کہ اُن پر لعن طعن کو اپنا مذہب اورشعار بنائیں اور اُن سے کدورت ودشمنی کو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے محبت وعقیدت ٹھہرائیں!

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(اعتقادالاحباب:۷۰)

ماحیِٔ رفض و تفضیل و نصب و خروج — حامیٔ دین و سنت پہ لاکھوں سلام
مومنین پیشِ فتح و پسِ فتح سب — اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام